شذرات

حج

حج کی اصل دنیا کی ہر قوم میں موجود رہی ہے۔ دینی تاریخ بتاتی ہے کہ کوئی ایسا مقام ضرور رہا جس سے وہ لوگ برکت حاصل کرتے رہے اور وہ اس لئے ایسا عمل کرتے رہے کہ انھوں نے اس مقام میں خداوند قدوس کی کھلی نشانیوں کو جلوہ گر ہوتے دیکھا۔ اور تقرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے اپنے بزرگوں اور اسلاف سے منقول عبادتیں اور مخصوص ہیئتیں دیکھیں جن کا وہ ہمیشہ سے التزام کرتے چلے آرہے تھے اور یہ عبادتیں اور ہیئتیں خدا پاک کے مقرب بندوں اور ان کے مقدس حالات، خدا پرستانہ جذبات کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

حج کے لئے موزوں اور مستحق ترین مقام بیت اللہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ کی کھلی نشانیاں موجود ہیں جس کی تعمیر اللہ کے حکم اور وحی سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی ہے اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات وہ ذات ہے جن کے متعلق دنیائے جہاں کی اکثر قومیں خیر کی شہادت دیتی چلی آئی ہیں۔ "بیت اللہ" کی تعمیر سے پہلے یہ سرزمین بالکل بنجر، ویران اور دشوار گذار تھی کہ اس تک پہنچنا بھی انسانوں کے لئے سخت دشوار تھا۔

نفسانی طہارت اور باطنی تزکیہ کے لئے یہ ایک نہایت اہم چیز ہے کہ اس مقام پر پہنچا جائے اور ٹھہرا جائے، قیام کیا جائے جس کی تعظیم و تقدیس خدا کے صالح اور نیک بندے ہمیشہ کرتے چلے آئے اور جہاں وہ ہمیشہ پہنچتے، ٹھہرتے، قیام کرتے اور ذکر الٰہی سے ہمیشہ اس کی تعمیر و تعظیم کرتے چلے آئے ہوں کیونکہ یہ امور ملاء سافل کے فرشتوں کی ہمتوں کو اپنی طرف کھینچتے اور ان سے ربط و تعلق کو مستحکم کرتے ہیں۔ اور اہل خیر و سعادت کے لئے ملاء اعلیٰ کی کلی عمومی دعاؤں کا رخ پھیر دیتے ہیں۔

جب انسان ایسے مقام پر پہنچا اور وہاں رہتا سہتا، ٹھہرتا اور قیام کرتا ہے تو اس کے نفس اور